عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے سے مومن خدا کا قرب پاتا اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے

یقینی فلاح پانے کی ضمانت ان مومنوں کو دی گئی ہے جو نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک رہتا ہے جب تک اس کے برگزیدہ سے تعلق ہے ورنہ ذلت اور گمراہی کے کنویں میں گر گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ المومنون آیات 2 اور 3 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً مومن کامیاب ہو گئے، وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ حضور انور نے لفظ خشوع کے لغوی معنی بیان کئے اور فرمایا کہ اس ایک لفظ میں ایک حقیقی مومن کی نماز اور عبادت کا وسیع نقشہ کھینچا گیا ہے۔ عاجزی، اپنے نفس کو مٹا کر اور خشوع و خضوع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے سے جہاں ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا ہو گا وہاں وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کا حق بھی ادا کرنے والا بنے گا اور پھر یہ نمازیں اس کے دنیاوی معاملات سلجھانے والی بھی بن جائیں گی۔ انا اور نفس کی بڑائی کے چنگل سے آزاد ہو کر اپنی نظروں کو حیاء کی وجہ سے نیچے رکھتے ہوئے صرف نماز میں ہی نہیں بلکہ عام روزمرہ زندگی میں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی بے شمار برائیوں سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا کہ مومنوں کے فلاح پانے میں جس کامیابی کا ذکر ہے اس میں بڑی وسعت ہے۔ حضور انور نے لغت سے فلاح کے معنی بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ یہاں یقینی فلاح کی ضمانت ان مومنوں کو دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فیض پانے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کی پہلی شرط نمازوں اور عبادتوں میں خشوع پیدا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفے کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔ جس طرح نطفہ رحم میں جا کر بچہ بن کر پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک کامل انسان تمام خصوصیات والا بن جاتا ہے۔ اسی طرح خشوع روحانی ترقی کے مدارج طے کرواتا ہوا روحانی لحاظ سے انسان کو مکمل کر دیتا ہے اور جیسا کہ نطفہ اس وقت تک معرض خطر میں ہے جب تک رحم سے تعلق نہ پکڑے، ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اس وقت تک خطرے سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔ پس نطفے میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبے میں جو خشوع کی حالت ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحیم خدا کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے۔ یہ عجیب دلچسپ مطابقت ہے کہ جیسا کہ نطفہ جسمانی وجود کا اول مرتبہ ہے اور جب تک رحم کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ کچھ چیز ہی نہیں، ایسا ہی حالت خشوع روحانی وجود کا اول مرتبہ ہے اور جب تک رحیم خدا کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ حالت خشوع کچھ بھی چیز نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ان کا اس وقت تک رہتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کے فرستادے سے تعلق ہے اور جہاں وہ تعلق چھوڑا وہاں ذلت اور گمراہی کے کنویں میں گر گئے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے، اس کی رحیمیت کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے، اس کے فضلوں کو طلب کرنے اور اس سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چند دعاؤں کے قبول ہو جانے یا چند سچی خوابوں پر نازاں نہیں ہو جانا چاہئے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو انسان کی مسلسل کوشش جو اس کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے وہ کرتا ہے، قبولیت کا درجہ دیتا ہے۔ پس ہمیں اپنے انجام کی طرف توجہ رکھنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی رحیمیت کو جذب کرتے ہوئے ہمارے ہر عمل سے وہ بچہ پیدا ہو جو ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ ان لوگوں میں ہم شمار ہوں جو جوں جوں عبادت میں ترقی کرنے والے ہوں، تذلل بھی ان کا بڑھتا چلا جائے، مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نماز شروع کرنے اور ختم کرنے میں ایک واضح فرق ہو، اگر نماز شروع کرنے سے پہلے اس میں کوئی انا یا تکبر کا حصہ تھا بھی تو نماز ختم کرتے وقت اس کا دل ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔ ہر دن ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرواتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھانے والا بنائے، ہمیں استغفار کرتے رہنے والا بنائے، ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں فلاح پانے والے ہوں۔ آمین